باب (B)-تبدیل ہونے والی برانچ کے کسٹمرز کے عمومی سوالات

سوال 1: کیا اکاؤنٹ نمبر اور برانچ کوڈ تبدیلی کے بعد تبدیل ہو جائیں گے؟

جواب: نہیں، اکاؤنٹ نمبر اور برانچ کوڈ وہی رہیں گے۔

سوال 2: کیا میں اکاؤنٹ کی تبدیلی کے بعد اپنی موجودہ روایتی چیک بک مکمل طور پر استعمال کر سکوں گا/گی؟

جواب: جی ہاں، پرانی چیک بک نئی چیک بک کی درخواست تک قابل قبول ہوگی۔

سوال 3: کیا لاکر کا طریقہ کار اسلامی اکاؤنٹ میں تبدیلی کے بعد بھی وہی رہے گا؟

جواب: اسلامی لاکر فارم درکار ہوگا، جبکہ سیکیورٹی ڈپازٹ کے عوض فری لاکر کو کرائے کے لاکرز میں تبدیل کر دیا جائے گا یا قریبی برانچ میں منتقل کر دیا جائے گا۔

سوال 4: کیا اسلامی اکاؤنٹ میں تبدیلی کے بعد اے ٹی ایم/ڈیبٹ کارڈ دوبارہ جاری کروانا پڑے گا؟

جواب: نہیں، اے ٹی ایم/ڈیبٹ کارڈ دوبارہ جاری کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال 5: کیا اکاؤنٹ کی تبدیلی سے بینک کے ساتھ ریلیشن شپ/سابقہ ریلیشن شپ پر اثر پڑے گا؟

جواب: نہیں، کسٹمر کے بینک کے ساتھ ریلیشن شپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

سوال 6: شریعت/اسلامی قانون سے کیا مراد ہے؟

جواب: لغوی طور پر "شریعت" کا مطلب ہے راستہ یا راہ۔ اسلام میں شریعت سے مراد قرآن مجید، حضرت محمد ﷺ کی احادیث (فرمودات) اور اسلامی علما کی فقہی تشریحات پر مبنی خدائی احکامات اور قوانین ہیں۔ شریعت اسلامی عقائد اور عبادات سمیت دین اسلام کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ اسلامی شریعت یا مقدس اسلامی قانون درج ذیل چار بنیادی ذرائع سے ماخوذ ہے:

1۔ قرآن مجید

2۔ حضرت محمد ﷺ کی سنت

3۔ اجماعِ امت (امت کا اتفاقِ رائے)

4۔ قیاس (فقہی استدلال)

سوال 7: رِبا سے کیا مراد ہے؟

جواب: رِبا کے لغوی معنی زیادتی، اضافہ یا بڑھوتری ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں رِبا سے مراد ایسا کوئی بھی اضافی معاوضہ ہے جو بنا کسی جائز عوض کے لیا جائے (عوض میں وقت کی قدرِ زر شامل نہیں)۔ رِبا کی یہ تعریف قرآن مجید سے ماخوذ ہے اور تمام اسلامی علماء کے نزدیک متفقہ ہے۔ رِبا کی وضاحت قرآن مجید کی درج ذیل آیات (سورۃ البقرہ 9-2:278) میں کی گئی ہے:

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ بھی سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو اگر تم واقعی ایمان والے ہو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے جنگ کے اعلان کیلئے تیار ہو جاؤ۔ لیکن اگر اب بھی تم توبہ کر لو تو تمھارا اصل سرمایہ تمہیں واپس ملے گا، نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔"

سوال 8: سود کیا ہے؟ کیا سود اور رِبا میں کوئی فرق ہے؟

جواب: "سود" کی اصطلاح کا آغاز 17ویں صدی میں عالمی سطح پر بینکاری نظام ابھرنے کے ساتھ ہوا۔ سود سے مراد کسی قرض یا ادھار کے بدلے میں کوئی اضافی رقم لینا یا دینا ہے۔ لہٰذا، سود وہی مفہوم رکھتا ہے جو "رِبا" کا ہے، جیسا کہ پچھلے سوال میں بیان کیا گیا۔ مزید روایت میں آیا ہے: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے، وہ رِبا ہے۔ "تمام مکاتبِ فکر کے علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ سود اپنی تمام اقسام اور صورتوں میں رِبا ہی ہے۔

سوال 9: رِبا کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: رِبا کی دو اقسام ہیں:

1۔ رِبا النسیئہ/رِبا القرآن

2۔ رِبا الفضل

رِبا النسیئہ/رِبا القرآن: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ (279-2) میں ارشاد فرماتے ہیں:

"اور اگر تم توبہ کر لو تو تمھارا اصل سرمایہ تمھیں واپس ملے گا"

حضرت حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کل قرض جر نفعا فھو ربا

"ہر وہ قرض جس سے قرض دینے والے کو فائدہ حاصل ہو، سود ہے۔"

رِبا النسیئہ/سود کی مثال: اسلامی فقہ کے مطابق اگر A،B (قرضدار) کو اس شرط پر 100 روپے قرض دیتا ہے کہ B ایک ماہ بعد اسے 110 روپے لوٹائے گا، تو 10 روپے کی اضافی رقم سود شمار ہوگی۔

ربا الفضل: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یہ بات قابلِ غور ہے کہ معاشی اعتبار سے ایک کلو گندم کے بدلے میں ڈیڑھ کلو گندم کا فوری تبادلہ غیر منطقی ہوگا۔ اسی لیے بعض فقہاء نے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ ربا الفضل کو منع کیا گیا ہے تاکہ یہ ربا النسیئہ کے سود کا ایک بہانہ نہ بن جائے۔ حدیثِ مبارکہ میں جن چھ چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے دو (سونا اور چاندی) اُس وقت کی بنیادی کرنسی سمجھی جاتی تھیں۔ سونے اور چاندی کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ مالیاتی اشیاء ہیں۔ درحقیقت، حدیث میں بیان کردہ ہر شے کو کسی نہ کسی زمانے میں تبادلے کے ذریعہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

تاریخ کے تاریک دور میں صرف پہلی قسم یعنی ربا النسیئہ کو ہی ربا (سود) سمجھا جاتا تھا۔ تاہم، نبی کریم ﷺ نے دوسری قسم یعنی ربا الفضل کو بھی ربا (سود) قرار دیا۔

سوال 10: کیا سود/ ربا صرف ضروریاتِ زندگی کیلئے لیے گئے قرضوں تک محدود ہے یا یہ تجارتی قرضوں پر بھی لاگو ہوتا ہے؟

جواب: سود ہر صورت میں حرام ہے، خواہ وہ ضروریاتِ زندگی کے لیا گیا قرض ہو یا تجارتی مقاصد کیلئے۔ متعدد احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگ صرف ذاتی ضروریات کیلئے ہی نہیں بلکہ پیداواری اور کاروباری مقاصد کیلئے بھی قرض لیا کرتے تھے۔ اس حوالے سے چند احادیث کا حوالہ ذیل میں دیا گیا ہے:

(i) ابن سعد نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف ایک تجارتی قافلہ بھیجنا چاہتے تھے۔ اس مقصد کیلئے انہوں نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے چار ہزار درہم قرض لیے۔

(ii) ابن جریر نے روایت کیا ہے کہ ہند بنت عتبہ جو ابوسفیان کی زوجہ تھیں، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چار ہزار درہم بطور قرض لیے تاکہ وہ اس رقم سے تجارت کر سکیں۔ انہوں نے یہ رقم استعمال کر کے سامان خریدا اور قبیلہ کلب کے بازار میں فروخت کیا۔

یہ واقعہ واضح ثبوت ہے کہ تجارتی قرض کا رواج اُس وقت بھی موجود تھا جب قرآن مجید میں ربا کے احکامات نازل ہو رہے تھے اور ربا کا اطلاق صرف ذاتی یا ضرورت کے قرض پر نہیں ہوتا بلکہ تجارتی قرضوں پر بھی ہوتا ہے۔

سوال 11: کیا ربا کی ممانعت مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کو دیے یا ان سے لیے گئے قرضوں پر یکساں لاگو ہوتی ہے؟

جواب: سود لینے اور دینے کے معاملے میں مسلمان اور غیر مسلم یا افراد اور ریاستوں کسی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہے کیونکہ سود کی ممانعت صرف اسلامی تعلیمات میں ہی نہیں، بلکہ دنیا کے دیگر مذاہب کی کتابوں میں بھی موجود ہے (جیسا کہ سوال نمبر 10 میں بیان کیا گیا ہے)۔ لہٰذا، سود کی ممانعت مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں پر لاگو ہوتی ہے۔

سوال 12: کیا اسلام میں بینکاری کا کوئی تصور موجود ہے؟

جواب: جی ہاں، بالکل۔ اگر کوئی ادارہ شریعت کے مطابق مالی وسائل حاصل کرے اور انہیں شریعت کے مطابق تجارتی سرگرمیوں میں منافع کیلئے استعمال کرے، اور ایسے ادارے کو "بینک" کہا جائے، تو اس قسم کے ادارے کا تصور اسلام میں موجود ہے تاہم اگر کوئی بینک سودی لین دین کرتا ہو، تو ایسا ادارہ اسلامی تصورِ بینکاری میں شامل نہیں ہو سکتا۔

اسلام کے ابتدائی دور میں ہمیں مشہور صحابی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی مثال ملتی ہے۔ لوگ ان کی دیانت داری کی وجہ سے اپنی رقم ان کے پاس بطور امانت رکھوانا چاہتے تھے، لیکن حضرت زبیرؓ امانت کے طور پر رقم قبول کرنے سے گریز کرتے اور قرض کے طور پر رقم لیتے، جسے وہ تجارتی کاموں میں لگا دیتے تھے۔ حضرت زبیرؓ کا رقم لینے اور اسے تجارت میں لگانے کا یہ طریقہ کار آج کے جدید بینکوں کے طریقہ کار سے مشابہت رکھتا ہے۔ (ماخذ: صفحہ 68، 'سود پر ایک تاریخی فیصلہ' از مفتی محمد تقی عثمانی)

سوال 13: اسلامی بینکاری کیا ہے؟

جواب: اسلامی بینکاری اسلام کی روح، اقدار اور ضابطۂ اخلاق سے ہم آہنگ اور اسلامی شریعت کے اصولوں کے مطابق چلایا جانے والا بینکاری نظام ہے۔ بلا سود بینکاری" ایک محدود تصور ہے جو صرف ان بینکاری طریقوں اور معاملات کو ظاہر کرتا ہے جن میں سود سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ تاہم "اسلامی بینکاری" ایک وسیع تصور ہے جس میں صرف اسلامی شریعت کے مطابق سودی لین دین سے ہی نہیں، بلکہ غیر اخلاقی اور غیر معاشرتی طریقوں سے بھی گریز کرنا ہے۔ عملی طور پر اسلامی بینکاری کا مطلب یہ ہے کہ روایتی قرض دینے کے نظام کو حقیقی اثاثوں اور خدمات پر مبنی لین دین میں تبدیل کیا جائے۔

سوال 14: اسلامی بینکاری اور روایتی بینکاری کا نتیجہ بظاہر ایک جیسا ہوتا ہے۔ یہ دونوں ایک جیسے کیوں نظر آتے ہیں؟

جواب: کسی بھی لین دین کی درستگی اس کے نتیجے پر نہیں بلکہ اس عمل اور سرگرمیوں پر منحصر ہوتی ہے جن کے ذریعے وہ نتیجہ حاصل کیا گیا ہو۔ اگر کوئی معاملہ اسلامی شریعت کے اصولوں کے مطابق انجام دیا جائے تو وہ حلال ہوگا، چاہے اس کا نتیجہ بظاہر روایتی بینکاری پروڈکٹ جیسا ہی ہو۔

مثال کے طور پر: امریکہ اور پاکستان میں McDonald's کا ایک برگر ایک جیسا دکھائی دے سکتا ہے، اس کی خوشبو اور ذائقہ بھی ایک جیسے ہو سکتے ہیں، مگر پہلا حرام ہوگا جبکہ دوسرا حلال، کیونکہ یہ جانوروں کے اسلامی طریقے سے ذبح کرنے کے اصولوں کے مطابق ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص بھوکا ہو، تو وہ روٹی کا ٹکڑا چرا کر کھا سکتا ہے یا اسے خرید کر کھا سکتا ہے۔ بظاہر دونوں صورتوں میں نتیجہ ایک ہی ہوگا لیکن ایک طریقہ شریعت میں جائز ہے جبکہ دوسرا حرام ہے۔

یہی اصول اسلامی اور روایتی بینکاری پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ لہٰذا، یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کسی چیز کے "حلال" (جائز) یا "حرام" (ناجائز) ہونے کا دارومدار اس کے لین دین کے طریقہ کار پر ہوتا ہے، اس کے ظاہری نتیجے پر نہیں۔ بظاہر اسلامی بینک روایتی بینکوں جیسے نظر آ سکتے ہیں، لیکن اسلامی بینکوں میں جو معاہدے اور پروڈکٹ ڈھانچے استعمال ہوتے ہیں، وہ روایتی بینکاری سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت 2:275 میں اللہ تعالیٰ نے تجارت اور سود کے درمیان بظاہر مشابہت پر واضح اور دوٹوک انداز میں فرمایا ہے کہ: "اللہ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام۔" (حالانکہ کچھ لوگوں کو دونوں ایک جیسے دکھائی دیتے ہیں۔)

سوال 15: اگر اسلامی بینک سودی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری نہیں کرتے تو وہ اپنے کسٹمرز کو منافع کیسے دیتے ہیں؟

جواب: اسلامی بینک اپنے فنڈز کو مختلف تجارتی، سرمایہ کاری اور خدمات سے متعلق شریعت کے مطابق سرگرمیوں میں استعمال کرتا ہے اور ان پر منافع کماتا ہے۔

اسلامی بینک اپنے فنڈز کو مختلف تجارتی، سرمایہ کاری اور خدمات سے متعلق سرگرمیوں میں استعمال کرتے ہیں اور ان سے حاصل ہونے والا منافع کماتے ہیں۔ ان شریعت کے مطابق سرگرمیوں سے حاصل شدہ منافع کو طے شدہ معاہدے کے مطابق ڈپازٹرز کو منتقل کر دیا جاتا ہے۔

سوال 16: اسلامی بینکاری اور مالیات کے اہم طریقے کون سے ہیں؟

جواب: اسلامی مالیات کے درج ذیل طریقوں کو تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1) شرکت کی بنیاد پر مالیاتی طریقے:

a) مضاربہ

b) مشارکہ

2) غیر شراکتی مالیاتی طریقے:

a) مرابحہ

b) مساومہ

c) سلم

d) استصناع

e) اجارہ

f) اجارہ واقتناء (اجارہ منتہیۃ بالتملیک بھی کہا جاتا ہے)

3) ضمنی معاہدات

a) وکالہ

b) کفالہ

c) رہن

سوال 17: اسلامی بینکاری اور مالیات کے چند طریقوں کی مختصر تعریف بیان کریں۔

جواب: اسلامی بینکاری اور مالیات کے اہم طریقے درج ذیل ہیں:

مضاربہ:

یہ شراکت کی ایک صورت ہے جس میں ایک فریق سرمایہ جبکہ دوسرا فریق مہارت اور انتظامی خدمات فراہم کرتا ہے۔ دوسرا فریق "مضارب" کہلاتا ہے۔ اس شراکت سے حاصل ہونے والا منافع پہلے سے طے شدہ شرح کے مطابق دونوں فریقین میں تقسیم کیا جاتا ہے، جبکہ نقصان صرف سرمایہ فراہم کرنے والا فریق برداشت کرتا ہے۔

مشارکہ:

مشارکہ سے مراد فریقین کی باہمی رضامندی سے مشترکہ کاروبار میں نفع ونقصان کی شراکت کے معاہدے کے تحت قائم ہونے والا تعلق ہے۔ اس معاہدے کے تحت اسلامی بینک سرمایہ فراہم کرتا ہے، جو کاروباری ادارے اور دیگر سرمایہ فراہم کنندگان کے سرمائے کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے۔ سرمایہ فراہم کرنے والے تمام افراد کو انتظامیہ میں شمولیت کا حق حاصل ہوتا ہے، اگرچہ یہ لازمی نہیں ہوتا۔ نفع پہلے سے طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے، جبکہ نقصان ہر شریک اپنے اپنے سرمایہ کے تناسب سے برداشت کرتا ہے۔

باب (C) - ڈپازٹ پروڈکٹس سے متعلق عمومی سوالات (FAQs)

سوال 1: کیا اسلامی بینک اپنے ڈپازٹرز کو مقررہ منافع کی ضمانت دے سکتا ہے؟

جواب: اسلامی بینکاری کا ڈپازٹ ڈھانچہ "مضاربہ" کے ماڈل پر مبنی ہوتا ہے، جس میں منافع کی شرح مخصوص مدت کے دوران حاصل کردہ مجموعی آمدنی پر مبنی ہوتی ہے۔ لہٰذا، اسلامی بینک کسی بھی مدت کے مجموعی منافع حاصل ہونے سے قبل کسی مقررہ شرح منافع کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

سوال 2: کیا ویٹیجز کا اعلان کرکے ڈپازٹرز کو منافع کی ضمانت دی جاتی ہے؟

جواب: ویٹیجز (Weightages) درحقیقت، صرف مختلف اقسام کی مختلف پروڈکٹس کے درمیان (رب المال) ترجیحی منافع کے تناسب ہوتے ہیں، اور ان کا اعلان کسی خاص منافع کی شرح کی ضمانت دینے کا امکان ختم کرنے کیلئے مدت کے آغاز میں کیا جاتا ہے۔ پول کے اصل مجموعی منافع کی بنیاد پر، مضارب اور ڈپازٹرز کے حصے اعلان کردہ ویٹیجز (Weightages) کے مطابق تقسیم کیے جائیں گے۔

سوال 3: اسلامی بینک ڈپازٹرز سے حاصل کردہ فنڈز کی سرمایہ کاری کہاں کرتا ہے؟

جواب: اسلامی بینک ڈپازٹرز سے حاصل کردہ تمام فنڈز کو شریعت کے مطابق مالیاتی طریقوں جیسے کہ مرابحہ، اجارہ، ڈمینشنگ مشارکہ، سلم، استصناع وغیرہ میں سرمایہ کاری کیلئے استعمال کرتا ہے۔ ان طریقوں سے حاصل ہونے والا منافع حلال ہوتا ہے جبکہ روایتی بینکاری میں ڈپازٹرز سے حاصل کردہ فنڈز کو سودی لین دین میں لگایا جاتا ہے، جس کی آمدنی شرعاً حرام ہوتی ہے۔

سوال 4: کیا ہر فرد کیلئے اسلامی بینک میں اکاؤنٹ کھولا جاسکتا ہے؟

جواب: نہیں، ایسے افراد جن کی مکمل یا غالب آمدنی حرام ذرائع سے حاصل ہوتی ہو، وہ اسلامی بینکاری کے اصولوں کے مطابق اکاؤنٹ کھولنے کے اہل نہیں ہوتے۔ اسلامی بینکاری کیلئے ضروری ہے کہ کسٹمرز کے کاروباری معاملات شریعت سے متصادم نہ ہوں۔ ایسی حرام ذرائع/سرگرمیوں میں شامل ہیں:

a) شراب

b) خنزیر

c) جوا

d) روایتی انشورنس

e) روایتی لیزنگ کمپنیاں

f) روایتی میوچل فنڈز

اس کے علاوہ کوئی بھی ایسا کاروبار جسے وقتاً فوقتاً CRO/ متعلقہ رسک ہیڈ/ CCC یا RSBM/ شریعہ بورڈ اپنے تجربے کی بنیاد پر ناجائز قرار دے۔

سوال 5: مستقیم اسلامک کرنٹ اکاؤنٹس کیا ہوتے ہیں؟

جواب: اسلامک کرنٹ اکاؤنٹ قرض کے اصول پر مبنی ہوتا ہے۔ مستقیم اسلامی بینکنگ، کسٹمر کو کسی قسم کا نفع/ غیر معمولی خدمت فراہم نہیں کرسکتی، کیونکہ قرض پر کسی بھی قسم کا معاوضہ ربا کے زمرے میں آتا ہے۔

سوال6: کیا اسلامک کرنٹ اکاؤنٹس میں رکھی گئی رقم کو امانت سمجھا جاتا ہے؟

جواب: نہیں، اسے امانت نہیں سمجھا جاتا کیونکہ امانت دار کا امانت استعمال کرنا جائز نہیں ہوتا اور اگر امانت دار کی طرف سے کوئی کوتاہی نہ ہو تو نقصان یا ضرر کی صورت میں اسے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اسلامی بینکاری میں ڈپازٹرز بینک کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ کرنٹ اکاؤنٹ میں موجود رقم استعمال کرے، اور بینک اکاؤنٹ کھولنے کی شرائط وضوابط (TORs) کے مطابق اس رقم کی واپسی کی ضمانت دیتا ہے۔ لہٰذا، کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھی گئی رقم کو قرض تصور کیا جاتا ہے۔

سوال7: اگر مضاربہ پر مبنی اکاؤنٹس میں نقصان ہو جائے تو کیا ہوتا ہے؟

جواب: اگر نقصان ہو جائے تو، مضاربہ کے اصولوں کے مطابق ڈپازٹ پول (یعنی تمام شرکاء) اس نقصان کو تناسبی بنیاد پر (ہر شریک کی سرمایہ کاری کے مطابق) برداشت کرتا ہے۔

سوال8: اگر کوئی کسٹمر اپنی TDR (ٹرم ڈپازٹ رسید) مقررہ مدت سے پہلے کیش کروالے تو کیا ہوگا؟

جواب: اگر کسٹمر اپنی TDR مقررہ مدت سے پہلے کیش کروالیتا ہے، تو وقت سے پہلے نکلوائی گئی رقم کا مقررہ شیڈول لاگو ہوگا، اور تمام نفع کی رقم کا اسی کے مطابق تصفیہ کیا جائے گا۔ قبل از وقت رقم نکلوانے کا شیڈول سونیری مستقیم برانچز / ونڈوز پر دستیاب ہے۔